DAR-UL-IFTA
Jamia-tur-Rasheed, Karachi
Pakistan, 75950
دار الافتاء جامعۃ الرشید کراچی

حوالہ نمبر: 43/16604	فتوی نمبر: 77966/62	سائل: اسرار اللہ، کلیۃ الشریعۃ	مجیب: عبد اللہ ولی
مفتی: محمد حسین خلیل خیل	مفتی: سید عابد شاہ	مفتی:	
کتاب: جائز اور ناجائز امور کا بیان	باب: خرید و فروخت اور کمائی کے متفرق مسائل		تاریخ: 01-10-2022

بارڈر سے پٹرول اور ڈیزل لانے کے لیے کارڈ دے کر پیسے لینے کا حکم

ہمارے علاقے بلوچستان میں لوگ بارڈر سے پٹرول اور ڈیزل لانے کا کاروبار کرتے ہیں۔ حکومتی انتظامیہ نے اس کے لیے یہ اصول طے کیا ہے کہ جن گاڑیوں والوں کے پاس سرکاری انٹری کارڈ (ٹوکن) ہوگا، صرف وہی گاڑیاں بارڈر سے سامان لاسکتے ہیں۔ انٹری کارڈ ایک کارڈ ہوتا ہے جو متعلقہ محکمہ بناتی ہے، اس پر آدمی کا نام، اس کی تصویر اور وہ کارڈ بناتے وقت اپنے ساتھ جو گاڑی لے کر جاتا ہے اس کا نمبر ہوتا ہے۔ کارڈ بنانے پر کوئی خاص اخراجات نہیں آتے، صرف فارم لینا ہوتا ہے اور عرضی نویس سے سٹام پیپر، یہی کل اخراجات آتے ہیں۔ فارم میں اپنا نام اور گاڑی نمبر وغیرہ درج ہوتا ہے، جبکہ سٹام پیپر میں یہ لکھا ہوتا ہے کہ میں (کارڈ بنوانے والا) اس گاڑی کا مالک ہوں اور اس گاڑی کو بارڈر کے صرف ان کاموں میں استعمال کروں گا جن کی سرکار نے اجازت دی ہے، اس کے علاوہ منشیات وغیرہ کے لیے میں اپنی گاڑی کو ہرگز استعمال نہیں کروں گا۔ فارم جمع ہونے کے بعد قرعہ اندازی ہوتی ہے، جن لوگوں کے نام قرعہ اندازی میں نکلتے ہیں، وہ پھر اپنی وہی گاڑیاں جن کا نمبر فارم میں لکھا ہو، اپنے ساتھ لے جاتے ہیں، حکومتی انتظامیہ گاڑیوں کے نمبر دیکھ کر ان کو کارڈ دیدیتی ہے۔ جن لوگوں کے پاس اپنی گاڑیاں نہیں ہوتیں، وہ فارم میں اپنی طرف سے کوئی نمبر لکھ دیتے ہیں، پھر اگر قرعہ اندازی میں ان کا نام نکلتا ہے تو وہ اپنے کسی دوست یا رشتہ دار کی گاڑی لے لیتے ہیں اور اس پر عارضی طور پر وہ نمبر لگادیتے ہیں جو انہوں نے فارم میں لکھا ہوتا ہے اور وہاں جاکر کارڈ وصول کرلیتے ہیں، پھر آکر گاڑی واپس کرلیتے ہیں۔ انتظامیہ زیادہ چیکنگ نہیں کرتی، بس فارم میں لکھا ہوا نمبر اور گاڑی پر لگا ہوا نمبر دیکھ کر کارڈ دیدیتی ہے۔

ہر کارڈ ہولڈر مہینہ میں صرف ایک دفعہ بارڈر سے پٹرول اور ڈیزل لاسکتا ہے۔ اب بعض لوگوں کے پاس ایک سے زیادہ گاڑیاں ہوتی ہیں، لیکن چونکہ ان کے پاس کارڈ ایک ہوتا ہے تو وہ اپنے کارڈ پر مہینہ میں ایک ہی دفعہ پٹرول اور ڈیزل لاسکتے ہیں۔ جبکہ بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں جن کے پاس گاڑیاں نہیں ہوتیں، لیکن انہوں نے (اوپر ذکر کردہ طریقے سے) اپنے نام کے انٹری کارڈ بنوائے ہوتے ہیں، تو وہ اپنے کارڈ زیادہ گاڑیاں رکھنے والوں کو اس شرط پر دیتے ہیں کہ میرے انٹری کارڈ کے ذریعے آپ اپنی

+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan
ALMUFTI ONLINE المفتی آن لائن

گاڑی بارڈر لے جا کر پیٹرول اور ڈیزل لائیں، لیکن مجھے ایک خاص رقم مثلاً پچاس ہزار روپیہ دیں گے۔ کارڈ ہولڈر اپنا کارڈ مستقل بیچتا نہیں ہے، بلکہ پٹرول اور ڈیزل لانے کے لیے دے کر رقم لیتا ہے، کارڈ لینے والا پٹرول اور ڈیزل لانے کے بعد کارڈ واپس اس کے حوالے کر دیتا ہے، اگلے مہینے وہ دوبارہ اسی شخص کو بھی دے کر اس سے رقم لے سکتا ہے اور کسی اور کو بھی دے سکتا ہے۔

کیا اس طرح اپنا ٹوکن کسی کو دے کر پیسے لینا جائز ہے؟ اگر نہیں تو جواز کی کیا صورت ہو سکتی ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً باسم ملہم الصواب

واضح رہے کہ جن لوگوں کے پاس اپنی گاڑی نہ ہو، ان کے لیے کسی اور کی گاڑی پر جعلی نمبر لگا کر اسے اپنی گاڑی ظاہر کرنا اور اس پر انٹری کارڈ بنانا جھوٹ اور قانون کی خلاف ورزی جیسے گناہوں پر مشتمل ہونے کی وجہ سے جائز نہیں، اس سے بچنا ضروری ہے۔ اور جب اس طرح کارڈ بنانا جائز نہیں تو ایسا کارڈ آگے کسی کو دے کر اس پر پیسے لینا بدرجۂ اولیٰ جائز نہیں۔

اگر کوئی شخص اپنی گاڑی کا اصلی کارڈ بنائے تب بھی سوال میں ذکر کردہ تفصیل (انٹری کارڈ پر کارڈ ہولڈ کا نام، تصویر اور گاڑی نمبر لکھنے اور ہر کارڈ ہولڈر کو مہینہ میں صرف ایک دفعہ پٹرول اور ڈیزل لانے کی اجازت دینے) کے مطابق کارڈ ہولڈر کا اپنا کارڈ کسی کو استعمال کے لیے دے کر اس پر پیسے لینا دھوکہ دہی اور قانون کی خلاف ورزی کی وجہ سے جائز نہیں؛ کیونکہ گاڑی والا کسی اور کا کارڈ دکھا کر یہ ظاہر کرتا ہے کہ یہ اس کی گاڑی کا ٹوکن نمبر ہے، جبکہ حقیقت میں ایسا نہیں ہوتا۔ نیز کارڈ پر ہر ماہ بارڈر سے پٹرول اور ڈیزل لانے کی اجازت ایک حقِ مجرد ہے جو حکومت منتخب افراد کو دیتی ہے، یہ کوئی ایسی منفعت نہیں جسے کرایہ پر دینا اور اس پر اجرت لینا شرعاً جائز ہو؛ اس لیے اس وجہ سے بھی اپنا کارڈ کسی کو دے کر اس پر رقم لینا شرعاً جائز نہیں۔ البتہ اگر کسی شخص کی اپنی گاڑی کا اصلی کارڈ ہو اور وہ کسی وجہ سے اپنے لیے پٹرول اور ڈیزل نہیں لاتا، بلکہ اپنی گاڑی پر کسی اور شخص کے لیے پٹرول اور ڈیزل لے کر آتا ہے تو وہ اس سے اس وکالت اور خدمت کی اجرت لے سکتا ہے۔

فقہ البیوع (1/281-280):

113- بیع الاسم التجاري أو العلامة التجارية:

الكلام في جواز الاعتياض عن الاسم التجاري في الموضعين: الأول: هل يجوز الاعتياض

+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan
المفتی آن لائن
ALMUFTI ONLINE

Scanned with CamScanner

عن استعمال الاسم التجاري رغم أنه ليس عيناً مادياً، وإنما هو مجرد حق؟...... فعلى ضوء القواعد التي استخلصناها في موضوع بيع الحقوق، ينبغي أن يجوز الاعتياض عنه على طريق التنازل دون البيع. وبهذا أفتى شيخ مشايخنا الأمام أشرف علي التهانوي رحمه الله تعالى وقاسه على مسألة التنازل عن الوظائف بمال.

ويبدو لهذا العبد الضعيف عفا الله عنه أن حق الاسم التجاري والعلامات التجارية، وإن كان في الأصل حقا مجرداغير ثابت في عين قائمة، ولكنه بعد التسجيل الحكومي الذي يتطلب جهدا كبيرا وبذل أموال جمة، والذي تحصل له بعد ذلك صفة قانونية تمثلها شهادات مكتوبة بيد الحامل وفي دفاتر الحكومة، أشبه الحق المستقر في العين، والتحق في عرف التجار بالأعيان، فينبغي أن يجوز الاعتياض عنه على وجه البيع أيضا........ الخ

114-حقوق الامتياز (Franchise)

إن بيع الاسم التجاري والعلامة التجارية قد تطور في عهدنا بما يسمى بيع حقوق الامتياز، وأصبحت له صور متعددة منشعبة. وحاصل هذا الحق أن مالكا لحق من حقوق الاسترباح يبيع ذلك الحق إلى آخر إما مطلقا، أولمدة معلومة، أوفي مكان معلوم................فإن نقل هذا الحق إلى من اشتراه بصفة دائمة فإنه بيع، وإن نقل إليه لمدة معلومة فإنه إجارة يجب أن تراعى فيه أحكام الإجارة.

115– الترخيص التجاري:

وما قلنا في حكم الاسم التجاري والعلامة التجارية من جواز الاعتياض عنهما يصدق على الترخيص التجاري. وحقيقة هذا الترخيص أن معظم الحكومات اليوم لاتسمح بإيراد البضاعات من الخارج أو إصدارها إليه إلا برخصة تمنحها الحكومة. والذي يظهر أن هذا نوع من الحجر على التجار، ولا تستحسنه الشريعة الإسلامية إلا لحاجة ملحة، ولكن الواقع في معظم البلاد هكذا. وإن حامل هذه الرخصة ربما يبيعها إلى آخر ليتمكن المشتري من استيراد البضائع من الخارج أو يصدرها إليه بدلاً من البائع.

والواقع في هذه الرخصة أنها ليست عيناً مادية، ولكنها عبارة عن حق بيع البضاعة في الخارج أو شراءها منه، فيتأتى فيه ما ذكرنا في الاسم التجاري من أن هذا الحق ثابت أصالةً، فيجوز النزول عنه بمال.

وبما أن الحصول على هذه الرخصة من الحكومة يتطلب كلًا من الجهد والوقت والمال. وإن لهذه الرخصة صفة قانونية تمثلها الشهادات المكتوبة ويستحق بها التجار تسهيلاتٍ توفرها الحكومة لحامليها، فصارت هذه الرخصة في عرف التجار ذات قيمة كبيرة يُسلك بها مسلك الأموال، فلايبعد أن تلتحق بالأعيان في جواز بيعها وشراءها. ولكن كل ذلك إنما يتأتى إذا كان القانون يسمح بنقل هذه الرخصة إلى رجل آخر. أما إذا كانت الرخصة باسم رجل مخصوص أو شركة مخصوصة، و لايسمح

+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan

المفتی آن لائن
ALMUFTI ONLINE

القانون بنقلها إلى رجل آخر أو شركة أخرى، فلا شبهة في عدم جواز بيعها؛ لأن بيعه حينئذٍ يؤدي إلى الكذب والخديعة؛ فإن المشتري يستعمله باسم البائع، لا باسم نفسه، فلايحل ذلك لما فيه من الكذب، إلا بأن يؤكل حامل الرخصة بالبيع والشراء، وحينئذٍ لايكون ذلك بيعًا للرخصة، وإن كان يجوز لحامل الرخصة أن يطالب الموكل باجرة الوكالة. و الله سبحانه وتعالی أعلم.

بدائع الصنائع (192/4):

ومنها أن تكون المنفعة مقصودة يعتاد استيفاؤها بعقد الإجارة ويجري بها التعامل بين الناس؛ لأنه عقد شرع بخلاف القياس لحاجة الناس، ولا حاجة فيما لا تعامل فيه للناس، فلا يجوز استئجار الأشجار لتجفيف الثياب عليها والاستظلال بها؛ لأن هذه منفعة غير مقصودة من الشجر. ولو اشترى ثمرة شجرة، ثم استأجر الشجرة لتبقية ذلك فيه لم يجز؛ لأنه لا يقصد من الشجر هذا النوع من المنفعة، وهو تبقية الثمر عليها، فلم تكن منفعة مقصودة عادة. وكذا لو استأجر الأرض التي فيها ذلك الشجر يصير مستأجرا باستئجار الأرض، ولا يجوز استئجار الشجر. وقال أبو يوسف: إذا استأجر ثيابا ليبسطها ببيت ليزين بها ولا يجلس عليها، فالإجارة فاسدة؛ لأن بسط الثياب من غير استعمال ليس منفعة مقصودة عادة. وقال عمرو عن محمد في رجل استأجر دابة ليجنبها يتزين بها فلا أجر عليه؛ لأن قود الدابة للتزين ليس بمنفعة مقصودة. ولا يجوز استئجار الدراهم والدنانير ليزين الحانوت، ولا استئجار المسك والعود وغيرهما من المشمومات للشم؛ لأنه ليس بمنفعة مقصودة، ألا ترى أنه لايعتاد استيفاؤها بعقد الإجارة.

واللہ سبحانہ وتعالیٰ أعلم
عبد اللہ ولی غفر اللہ لہٗ
دار الافتاء جامعۃ الرشید کراچی
4/ربیع الاول/1444ھ

الجواب صحیح
الجواب صحیح

دار الافتاء
جامعۃ الرشید
احسن آباد کراچی اسلامی جمہوریہ پاکستان

+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan
المفتی آن لائن
ALMUFTI ONLINE